سوال

یرہ کی تجارت کرنا 173

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ب دکاندار نمک تیل وغیرہ کے ساتھ تمباکو اور سگریٹ بیڑی کی تجارت بھی کرتا ہے کیا اس کی تجارت جائز ہے؟ اور اس کی دعوت وصدقہ قبول کرنا جائز ہے؟ حدیث شریف میں آیا ہے: کل مسکر حرام وفی روایۃ اخري: نہی عن کل مسکر ومفتر آیا تمباکو مسکر آیا مسکر ومفتر میں شامل ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کے نزدیک تمباکو کو کھانا اور پینا ناجائز اور حرام ہے۔ کیوں کہ ان کی تحقیق میں تمباکو غیر عادی شخص کے حق میں مفتر (اعضاء میں سستی اور ڈھیلا پن پیدا کر دینے والا اوران کو سن اور بے حس کر دینے والا) اور مضر (حواس کو مختل کر دینے والا جسمانی قوی وافعال میں فتور خلل ڈالنے والا دوران سر میں بتلا اور جلنے پھ

قالا الخطابی: المفتر کل شراب یورث الفتور والرخوۃ فی الاعضاء والحذر فی الاطرف وہو مقدمۃ السکر نہی عن شربہ لئلا یکون ذریعۃ الی السکر انتہی (معالم السنن 265/5)

4/473

فَقَولُ الشَّوكَانِيِّ وَلَا مِن جِنسِ مَا يَضُرُّ آجِلًا أَم عَاجِلًا لَيسَ بِصَحِيحٍ

وَإِذَا عَرَفتَ ہذَا ظَہَرَ لَکَ أَنَّ إِضرَارَہُ عَاجِلًا ہُوَ الدَّلِيلُ عَلَی عَدَمِ إِبَاحَۃِ أَكلِهِ وَشُربِ دُخَانِهِ انتہی اور بعض علماء کے نزدیک تمباکو کا کھانا پینا محض مکروہ ہے حرام اونا جائز نہیں کیونکہ ان کا خیال میں اس کی حرمت وممنوعیت پر کوئی صریح دلیل موجود نہیں۔ وہ تمباکو کو مسکر میں داخل مانتے ہیں نہ مفتر میں۔

علماء بلاکراہت اس کے جواز اور اباحت کے قائل ہیں قال الشوکانی: إِذَا تَقَرَّرَ ہذَا عَلِمتَ أَنَّ ہذِهِ الشَّجَرَةَ الَّتِي سَمَّاہَا بَعضُ النَّاسِ التُّنبَاکَ وَبَعضُهُمُ التُّوتُونَ لَم يَأتِ فِيهَا دَلِيلٌ يَدُلُّ عَلَی تَحرِيمِهَا وَلَيسَت مِن جِنسِ المُسكِرَاتِ وَلَا مِنَ السُّمُومِ وَلَا مِن جِنسِ مَا يَضُرُّ آجِلًا أَو عَاجِلًا فَمَن زَعَمَ أَنَّهَا حَرَامٌ فَعَلَيهِ الدَّلِيلُ وَلَا يُفِيدُ مُجَرَّدُ القَالِ وَالقِيلِ انتہی

ابنِ عَبَّاسٍ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَی إِبطَالِ الحِيَلِ وَالوَسَائِلِ إِلَی المُحَرَّمِ، وَأَنَّ كُلَّ مَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَی العِبَادِ فَبَيعُهُ حَرَامٌ لِتَحرِيمِ ثَمَنِهِ، فَلَا يَخرُجُ مِن ہذِهِ الكُلِّيَّةِ إِلَّا مَا خَصَّهُ دَلِيلٌ، وَالتَّنصِيصُ عَلَی تَحرِيمِ بَيعِ المَيتَةِ دوسرے اور تیسرے گروہ کے نزدیک تمباکو کو بیع وشرا جائز اور مباح ہے۔

القول الرجح عندی: ہو من قول ذہب الی عدم اباحۃ اکل التبغ والتتن والتنباک وشرب دخانہ بالنار جیلا وغیرہا لاضرارہ عاجلا وأما بیعہ فعلی السلم ان یجتنب ولایتلوث ولا یتلطخ بہ وأما من تلطخ بہ واشتغل بتجارتہ واکتسب بہ فلا اقول بحرمۃ کسبہ وذلک لاجل اختلاف العلماء فیہ فان اختلاف العلماء فی شئ یورث التخفیف فیہ.

صورت مسؤلہ میں اس دکان دار کی تجارت جائز ہے اور اس کی دعوت وصدقہ بھی درست ہے۔

اولا: اس لئے کہ وہ تمباکو کے ساتھ دوسری بہت سی غیر مختلف فیہ حلال جائز چیزوں کی تجارت کرتا ہے۔

ثانیا: اس لئے کہ خود تمباکو کے بارے میں علماء مختلف الرائے ہیں پس اس قدر تشدید وتغلیظ کہ اس کی بیع کو ناجائز وحرام کردیا جائے خلاف احتیاط ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر 361

محدث فتویٰ